# رسائل و مسائل

## جہری اور سرّی نمازوں کی حکمت

**سوال:** ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت خاموشی سے کی جاتی ہے، جب کہ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بلند آواز سے۔ اس کی کیا حکمت ہے؟

**جواب:** نماز ادا کرنے کا اجمالی حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تفصیلی احکام بیان کیے ہیں۔ آپؐ نے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی تفصیل سے بتایا ہے اور خود بھی نماز پڑھ کر دکھائی ہے۔ حضرت مالک بن حویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم لوگ ۲۰ دن ٹھیرے اور آپؐ سے دین سیکھتے رہے۔ جب واپس اپنے گھروں کو جانے لگے تو آپؐ نے ہمیں مختلف ہدایات دیں، جن میں یہ بھی فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي (بخاری:۶۳۱) جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، اسی طرح نماز پڑھنا۔

نماز فجر میں، اسی طرح مغرب اور عشاء کی ابتدائی دو رکعتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی اس پر عمل کیا اور اسی پر اب تک عمل چلا آرہا ہے۔ اس کی کیا حکمت ہے؟ احادیث میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ حضرت ابوہریرہؓ کے کسی شاگرد نے ان سے سوال کیا کہ کیا ہر رکعت میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟ اگر ہاں، تو بعض رکعتوں میں بلند آواز سے اور بعض میں بغیر آواز کے کیوں تلاوت کی جاتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا:

فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللهِ أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ (بخاری:۷۷۲، مسلم:۳۹۶) نماز (کی ہر رکعت) میں قراءت کی جاتی ہے۔

جن رکعتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بلند آواز سے قراءت کی کہ لوگ سن لیں، ان میں ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے ہیں، اور جن رکعتوں میں بغیر آواز کے قراءت کی ہے ان میں ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

بعض علما نے ظہر وعصر کی نمازوں میں خاموشی سے قراءت کرنے اور دیگر نمازوں میں جہری قراءت کرنے کی حکمت بیان کی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے:

ظہر اور عصر میں خاموشی سے قراءت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازاروں اور گھروں میں شوروشغب رہتا ہے، جب کہ دیگر نمازوں کے اوقات میں ماحول پُرسکون رہتا ہے۔ اس لیے ان میں جہری قراءت کا حکم دیا گیا تاکہ قرآن سن کر لوگوں کی تذکیر ہو اور وہ عبرت ونصیحت حاصل کریں۔ (حجۃ اللہ البالغۃ، القاہرہ، ج ۲، ص ۱۵، ۲۰۰۵ء)

بہرحال نماز کا اجمالی حکم تو قرآن کریم میں موجود ہے، لیکن اس کے تفصیلی احکام اور طریقۂ ادایگی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اس لیے ہمیں ٹھیک اسی طرح نماز ادا کرنی ہے جیسے آپؐ ادا کرتے تھے۔ (مولانا ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی)

## اُدھار اور نقد قیمت میں فرق اور ظلم؟

**سوال:** میں غلہ منڈی میں آڑھت کی دکان کرتا ہوں۔ میرے پاس نقد اور اُدھار کھاد اور کیڑے مار ادویات/اسپرے لینے کے لیے زمین دار آتے ہیں۔ کیا اسلام میں نقد اور اُدھار قیمت میں فرق کا کوئی تصور موجود ہے؟ اگر میں ایک فصل تقریباً چھے ماہ تک کھاد کی بوری کسی کسان کو اُدھار دوں تو اصل قیمت سے کتنی زائد وصول کر سکتا ہوں؟ کیا میرا یہ عمل سود کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

**جواب:** 'سود' یہ ہے کہ رقم دے کر اس پر اضافہ لیا جائے۔ رقم دے کر چیز خریدنا بیع ہے، اور بیع میں چیز کی قیمت پر اضافہ لینا، یعنی اُدھار کی قیمت زیادہ لی جائے اور نقد کی کم، یہ جائز ہے۔ البتہ اُدھار پر اتنی زیادہ رقم نہ ہو کہ اس گنجایش کو معاشی لُوٹ مار اور بدترین استحصال کا وسیلہ سمجھا جائے اور زمین داروں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھایا جائے۔ ظلم کرنے اور دوسروں کی مجبوری سے ناجائز فائدے